إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ

الحمد للہ کہ رسالہ

تتمہ فیصلہ آسمانی

حصہ اول

مؤلفہ

حضرت اقدس جناب مولانا سید ابو احمد رحمانی
مدظلہ العالی

ماہ محرم سنہ ۱۳۳۲ھ

مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس امرتسر

تتمہ حصۂ اول

جس مین مرزا صاحب کے مسیحیت کا کامل فیصلہ ہے

حامداً و مصلیاً

اس حصہ مین مرزا صاحبکی منکوحہ آسمانی یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی محمدی کے متعلق الہامات لکھے گئے اور اونکا غلط ہونا اظہر من الشمس کیا گیا مگر ایک امر کا ذکر رہ گیا اسلئے اسوقت لکھا جاتا ہے مرزا صاحب جب اُس لڑکی کا انتظار حد سے زیادہ کر چکے اور دس بارہ اولاد بھی پہلے خاوند سے اُسکے ہوئی تو اب مایوسی کیحالت پیدا ہوئی مایوسی کے اسباب تو بہت تھے شاید اپنی موت کا خیال آیا ہو اور یہ کہ وہ لڑکی کثیر الاولاد ہو چکی اب اگر اُسکا میان مر بھی گیا تو بھی اُسکا نکاح مین آنا مشکل ہے کیونکہ جو بیوہ صاحبِ اولاد ہو جاتی ہے وہ دوسرا نکاح نہیں کرتی اور اکثر تو بھی کہ جسکے دس بارہ اولاد ہو وہ دوسرا عقد کرے یہ بہت بعید ہے اسلئے وہ اپنے آخر وقت کی تصنیف تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳ مین لکھتے ہین یہ امر کہ الہام مین یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھہ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیساکہ ہم بیان کر چکے ہین اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی جو اُسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک پس جب ان لوگون نے اس شرط کو پورا کردیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑگیا۔ طالبین حق ملاحظہ کرین منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنے کا کسقدر زور شور برسون رہا اور کسقدر وثوق اور یقین اوسپر ظاہر کیا گیا مگر آخر مین یہ کہا جاتا ہے کہ وہ نکاح فسخ ہوگیا افسوس اور سخت افسوس اسپر ہے کہ بعض لکھے پڑھے بھی ایسی بدیہی بناوٹ کو جواب مان رہے ہین اور ذرا بھی غور نہین کرتے یا خدا سے نہین ڈرتے اب اس بناوٹ کی تشریح ملاحظہ ہو یہ جواب کئی طور سے غلط ہے * منکوحہ آسمانی کی نسبت دو قسم کی پیش گوئیان ہین ایک

یہ کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح مین[ف] آئیگی اور ضرور آئیگی اس کے لئے کوئی شرط اور قید مرزا صاحب نے اس سے پہلے کسی وقت بیان نہین کی دوسری پیشینگوئی یہ کہ احمد بیگ اور اوسکا داماد یعنی اُسی لڑکی کا باپ اور اوسکا شوہر تین برس کے اندر مر جائینگے یہ پیشینگوئی پہلے تو بلا قید مشتہر ہوئی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار اور اونکا تتمہ ملاحظ ہو اُسکے بعد وہ جملہ بڑھایا گیا ہے (انجام آتہم کا صفحہ ۲۱۳) ملاحظ کیا جائے اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷) اور انجام آتہم صفحہ -۲۱- وغیرہ مین مرزا صاحب مذکورہ جملہ کو احمد بیگ کے داماد کی نسبت بیانکرتے ہین مگر تتمہ حقیقۃ الوحی کے آخر مین مجبور ہوکر منکوحہ آسمانی کی نسبت بھی کہدیا مگر یہ کہنا ایسا ہی غلط اور بے جوڑ ہے جیسے کوئی روز روشن کو شب تاریک کہدے اور غلط ہونیکے وجوہ یہ ہین (۱) منکوحہ آسمانی کے متعلق مرزا صاحب نے علیحدہ الہام بیان کئے ہین اُن مین یہ قید نہین ہے - (انجام آتہم کے صفحہ ۵۱ سے لیکر صفحہ ۶۲ تک) اُنہون نے اپنے الہامات کا ذخیرہ دکھایا ہے انمین الہام کے عربی الفاظ مع اردو ترجمہ کے یہ ہین ؛

كذبوا بآياتي وكانوا بها يستهزؤن فسيكفيكهم الله ويردها اليك امر من لدنا انا كنا فاعلين زوجناكها الحق من ربك فلا تكونن من الممترين لا تبديل لكلمات الله ان ربك فعال لما يريد انا رادوها اليك توجهت لفصل الخطاب انا رادوها صفحہ ۶۰ و ۶۱ انجام آتہم

اُنہون نے میری نشانیونکی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا سو خدا اُنکو تیری طرف سے کفایت کریگا (۱) اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائیگا (۲) یہ امر واپس لانا ہماری طرف سے ہی (۳) اور ہم ہی اسکی کرنیوالی ہین (۴) واپسی کے بعد ہمنے نکاح کر دیا (۵) تیری رب کی طرف سے سچ ہی تو شک کرنی والو مین سے مت ہو (۶) خدا کی باتین بدلا نہین کرتین تیرا رب جس باتکو چاہتا ہی وہ بالضرور اُسکو کر دیتا ہی کوئی نہین جو اُسے روک سکے

[ف] ان پیشنگوئیوں کے الفاظ فیصلہ کے حصہ ۳ مین لکھے گئے ہین مطبوعہ دفع اول کا صفحہ ۱۰۹ سے ۱۲ تک ملاحظہ ہو الفاظ منقولہ نہایت صفائی سے بتا رہے ہین کہ منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح مین ضرور آئیگی جتنے موانع ہین وہ سب دور ہو جائینگے انجام کار اوسکا نکاح مین آنا ضروری ہے کسیوجہ

(۷) ہم اُسکو واپس لانیوالے ہین (۸) آج مین فیصلہ کرنیکو متوجہ ہوا ہم اُسکو تیریطرف واپس لائینگے یہ اُردو ترجمہ اون عربی الہامات مرزا صاحب کے ہین انہین بلا شرط اور بغیر کسی قید کے منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا بیان ہوا ہے اور اُسکے وقوع مین آنیکو اس زور سے بیان کیا ہے اور یقین دلایا ہے کہ اُس سے زیادہ یقین دلانیکا کوئی طریقہ نہین ہو سکتا ہے ہین نے آٹھ جملون پر ہندسہ دیا ہے اُنہین غور سے ملاحظہ کیا جائے کہ کسقدر تاکیدات سے اور مختلف عنوان سے اُسپر اعتماد دلایا ہے کہ منکوحہ آسمانی تیرے نکاح مین آئیگی اسکی کچھہ تشریح بھی سنئے بقول مرزا صاحب تین مرتبہ تو خدا تعالی نے یہ خبر دی کہ ہم اُسے واپس لائینگے اور چوتھی مرتبہ کہا کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کر دیا اس جملے کو ماضی کے صیغہ سے فرمایا تاکہ اوسکا ہونا یقینی معلوم ہو پھر اسی پر بس نہین کی بلکہ زیادہ اطمینان کے لئے کہا گیا کہ یہ سچا وعدہ تیرے پروردگار کیطرف سے ہے اسمین شک نہ کر ایسی سخت وعدون کے ساتھ نسخ و فسخ کا احتمال تو کسی ایماندار کو تو نہین ہو سکتا اور اگر کسیکو احتمال ہو تو پانچوین اور چھٹے جملہ نے یقینی طور سے اُٹھا دیا کیونکہ اُنکا صریح مطلب یہ ہے کہ اُس عورت کو ہم تیرے پاس واپس لائینگے یہ کسیطرح بدل نہین سکتا اور کسی کی قوت اور کسی کی عاجزی اُسے روک نہین سکتی وہ ضرور تیرے نکاح مین آئیگی ما یبدل القول لدی وما

لہ اہل علم غور کرین کہ اس ایک الہام مین (۱) تین مرتبہ تو اللہ نے اوسے واپس لانیکا وعدہ کیا (۲) اور تین جگہہ اسی مطلب کی تاکید لفظ اِنَّ سے اور ایک جگہ نون تاکید سے کیگئی ہے یہ چھہ تاکیدین ہوئین (ساتوین) اوس وعدیکی عظمت اور وثوق کیلئے کہا گیا کہ ہم کرنیوالے ہین کوئی دوسرا نہین ہے جسمین کچھہ تردد ہو سکے (آٹھوین) نہایت توثیق کیلئے یہ کہدیا کہ ہمنے اوسکا نکاح کر دیا یعنی اوس کا ہو جانا ایسا یقینی ہے کہ سمجھو ہو گیا اور ہمنے کر دیا (نوین) اسکے بعد اسطرح تاکید کی کہ یہ نکاح کر دینا یا اوسکا لوٹ کر آنا تیرے پروردگار کیطرف سے سچ ہے اسمین شبہہ نہین ہو سکتا (دسوین) تاکید سے کہا کہ اس پیشینگوئی کے پورا ہونمین شک نہ کر ان دس تاکیدون کے سوا دو جملے ایسے ہین جو ہزار تاکیدونسے زیادہ ہین ایک یہ کہ خدا کی باتین بدلا نہین کرتین دوسرا یہ کہ کوئی نہین ع

آنا بظلام للعبید اس کے بعد یہ کہدینا کہ وہ نکاح فسخ ہوگیا کسقدر انکی بناوٹ اور اونکے کذب کو ثابت کرتا ہے اور اونکے تمام الہامات اور وحی کو بیکار بتاتا ہے بھائیو! اگر اسپر بھی مرزا صاحبکو کاذب نمانین تو خدا تعالیٰ و تقدس پر نعوذ باللہ کیسے سخت کذب کا دھبہ آتا ہے یعنی اول تو بغیر تاکید کے یوہین وعدہ کرنا اور اوس سے پورا نہ کرنا کسقدر اسکی شان کے نازیبا اور نقص ہے پھر اسپر اسمین تاکید اور اصرار کے بعد اوسکے خلاف کرنا تو ایسا ہی کہ کوئی بھلا آدمی بھی اسکے خلاف نہین کرسکتا اور اوس قادر قدوس کی تو بہت بڑی شان ہی۔ افسوس ہی کہ مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کی شان اور عظمت کو انسان سے بھی کم سمجھ لیا اور قرآن مجید کے نصوص قطعیہ پر ذرا بھی خیال نکیا بھائیو! اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ نص قطعی ہی یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ بلا شبہہ اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا اسلئے یقین کرلو کہ اگر مذکورہ الہام خدا کی طرف سے ہوتا تو وہ کسی طرح نسخ و فسخ نہین ہوسکتا تھا وہ ضرور ہوکر رہتا اور اگر حکیم صاحب یا اور کوئی خدائے قدوس کو جھوٹا مانکر مرزا صاحبکو سچا کرنا چاہین تو غیر ممکن ہی جو خدا کسی وقت بھی جھوٹ بولے تو اوس کے رسول اور اوس کی باتین کسی طرح لائق اعتبار نہین ہوسکتین اور تمام کارخانہ نبوت و رسالت سب درہم و برہم ہوجاتا ہے اور اگر کسی کو دعوے ہو تو ثابت کرے (۲) جس جملہ الہامی کو مرزا صاحب ظہور نکاح کے لئے شرط کہتے ہین اور اسکا مخاطب منکوحۂ آسمانی کی نانی کو بتاتے ہین[له] اور اسکا ترجمہ اسطرح بیانکرتے ہین - اے عورت توبہ توبہ کر کیونکہ تیری لڑکی اور تیری لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنیوالی ہے اب اہل علم ملاحظہ کرین کہ مذکورہ بالا جملہ نہ بلحاظ لفظ

[له] حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷ ملاحظہ ہو

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲) اگر کسی سبب سے وہ ملتوی ہوسکتا تھا تو خدا تعالےٰ کے علم مین اوسکا ظہور مین نہ آنا ضرور ہوگا اور جب اوسکے علم مین یہ تھا کہ فلان شرط کیوجہ سے اوسکا ظہور نہ ہوگا تو اوسکی طرف سے بتاکید بار بار یہ الہام ہرگز نہ ہوتا کہ اللہ اوسے تیری طرف ضرور لائیگا اور الہام مین یہ جملہ بھی کسی طرح یہ نہین ہوسکتا تھا کہ واپسی کے بعد ہم نکاح کردیا تو اسمین شک مت کر خدا کی باتین بدلا نہین کرتین ان باتونکے بعد یہ کہدینا کہ یہ نکاح فسخ ہوگیا علانیہ اپنے الہامونکو سخت جوٹا کہنا ہے مگر اسپر بھی جماعت احمد نہیں دیکھتی افسوس ۱۲

کے شرط ہو سکتا ہی نہ بلحاظ معنی کے اسکی تشریح کیلئے اول یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس
جملہ میں اُس لڑکی کی نانی سے کیون خطاب کیا گیا اور وہ توبہ کیلئے کیون خاص کیگئی
معلوم ہوتا ہے کہ وہی بانی فساد اور سخت مخالف تہی اور انکار نکاح کی بانی تہی اور
مرزا صاحبکو بُرا سمجہتی تہی اس لیئے اُس سے توبہ کیلئے کہا گیا اور ڈرایا گیا کہ اگر توبہ
نہ کریگی تو اُسکی لڑکی پر اور اُسکی نواسی پر بلا آئیگی اب مرزا صاحب کہتے ہین کہ اُسنے
اور اوسکے گروہ نے توبہ کی اسکا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ قصور معاف ہوا اور بلا دور ہو
مگر مرزا صاحب اُسکا نتیجہ بتاتے ہین کہ آسمانی نکاح فسخ ہوگیا اسکو توبہ کا نتیجہ کہنا
اُسیوقت ہو سکتا ہی کہ اُسکے نکاح کا ظہور اُسکے لئے اور ا ۱۰۶ کیلئے سخت بلا اور آفت
جان مانلیا جائے اگر ایسا ہے تو اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب اقرار کرتے ہین
کہ مین ایسا شخص ہون کہ اُس لڑکی کا میرے نکاح مین آنا اور اُس نکاح کا ظاہر ہونا
بڑی بلا تہی مگر اس سے پہلے دہم جولائی کے اشتہار مین[لے] مشتہر کرچکے ہین
کہ اس نکاح سے ہر قسم کی برکتین نازل ہونگی اور اس وعدے کو الہامی بتایا ہے
الغرض یہ جواب اُس مشتہر الہام کے مخالف ہے اسلیئے حضرات مرزائیونکو اسے
غلط ماننا ضرور ہے مرزا صاحب کا یہ جواب ظاہر کرتا ہی کہ مرزا صاحب حرمان ویاس
کے صدمہ سے بدحواس ہو گئے ہین پہر ایک صدمہ نہین بلکہ عظیم الشان دو صدمے
اول تو برسوں کے انتظار کے بعد بہی دلی مقصود تک رسائی نہ ہوئی دوسرے یہ
کہ مخلوق مین بڑی بہاری رسوائی ہوئی اُسمین بدحواس ہو جانا کوئی عجب کی بات
نہین ہی اگر حواس درست ہوتے تو توبہ کیوجہ سے نکاح کا فسخ ہونا بیان نہ کرتے
اور پہر وہ نکاح جسے خدا نے پڑہایا ہو اور خدا کا وہ وعدہ تاکیدی جسکی نسبت خاص
طور سے الہام ہوا کہ خدا کی باتین بدلا نہین کرتین (۳) اسکے علاوہ جس حملے کو
مرزا صاحب ظہور نکاح کی شرط بیان کرتے ہین اوسکے نزول کیحالت اُنہون نے انجام
آتہم کے صفحہ ۲۱۳ و صفحہ ۲۱۴ مین بیان کی ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عورت سخت

[لے] اس اشتہار کی نقل اصل رسالہ مین کیگئی ہے ۱۲

منکر اور مخالف تہی اس لئے اُسے تہدید کیگئی اور توبہ کا حکم کیا گیا اُس سے ہرگز ثابت
نہین ہوتا کہ ظہور نکاح کیلئے کوئی شرط ہی اور اگر اُنکی خاطر سے اسکو شرط بہی مان
لی جائے تو یہ کہنا کہ اُسنے یا اُسکے گروہ نے شرط کو پورا کیا محض غلط ہی کیونکہ اُسکا
توبہ کرنا یہ تھا کہ جس گناہ کیوجہ سے اُوسے اسقدر تنبیہہ ہوئی اُس سے وہ توبہ کرتی (یعنی
مرزا صاحب کے انکار سے) اور اونہین سچا مسیح موعود مانتی مگر یہ ہرگز نہین ہوا
اور کسی عزیز کے مرجانیسے رونا دہونا توبہ نہین ہوسکتا بلکہ اُس گناہ سے باز آنا
اور اُسپر نادم ہونا توبہ ہے جسکیوجہ سے تنبیہہ کیگئی تہی جسطرح حضرت یونس ع
کی قوم نے کیا تھا کہ عذاب دیکھکر حضرت یونس ع پر ایمان لے آئی تہی اور اُنہیں
تلاش کرتی تہی مگر وہ چلے گئے تھے جب وہ نکلے تو وہ سب یہانتک کہ بادشاہ
بہی اپنے توبہ کے اظہار کیلئے ٹاٹ پہنکر میدان مین جاکر اپنے سابق انکار پر بہت
روئے اور اللہ سے عاجزی وزاری کر کے اُس گناہ کی معافی چاہی اُسوقت اُنکی
اختیار مین اسیقدر تہا اسلئے اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا حضرت یونس ع
کی قوم کا ایمان لانا قرآن شریف سے ظاہر ہی سورۂ یونس مین ہے لَمَّا اٰمَنُوا
کَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ الخ ہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جب یونس ع
کی قوم ایمان لے آئی تو مین نے اُسپر سے ذلت کے عذاب کو اٹھادیا یہان جو کہ
منکر تہی اور جنکے لئے توبہ کا حکم ہوا وہ مرزا صاحب پر ہرگز ایمان نہیں لائی وہ
بدستور سابق منکر رہی کوئی اُن کے پاس تک نہین گیا کسی نے اُنکی حقانیت
کا اقرار نہین کیا پہر یہ کہنا کہ اُنہون نے توبہ کی کیونکر صحیح ہوسکتا ہی الحاصل
منکوحہ آسمانی کے نکاح کو کسی شرط پر موقوف بتانا اور پہر اُس شرط کا پورا ہونا
اور اوسکے پورا ہونیسے نکاح کا فسخ ہوجانا یہ تینون باتین غلط ہین اور عقل کے
بالکل خلاف ہی انکے الہامات اوسے غلط بتا رہے ہین (۴) مذکورہ جواب کی
غلطی کی چوتھی وجہ یہ ہی کہ اس جواب مین مرزا صاحب متردد ہین اور فرماتے ہین
کہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑ گیا

اسکی وجہ کچھہ سمجھہ مین نہین آتی کیونکہ نکاح آسمان پر ہوا اور دنیا مین اوسکے ظہور کیلئے
نہایت تاکیدی الہامات ہوئے اب اوسکے فسخ کی اطلاع بہی آسمان سے ہونا چاہیے
مگر مرزا صاحب اُس اطلاع مین تردید بیان کررہے ہین یعنی فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑ
گیا اب حضرات مرزائی فرمائین کہ آسمانی اطلاع جس علام الغیوب کی طرف سے
آتی ہے اُسے بہی کسی وقت گذشتہ یا آیندہ کے واقعات مین تردد اور شک ہوتا ہے
جیسے مرزا صاحب ظاہر کررہے ہین اور اگر وہ قدوس واقعی علام الغیوب ہے کوئی بات
اُسپر پوشیدہ نہین رہ سکتی تو یہ تردید کیسی اور اگر مرزا صاحب کا اجتہاد اور خیال ہے
تو اس مقام پر کسیطرح لائق اعتبار نہین ہو سکتا کیونکہ جبکہ خدا کیطرف سے نکاح ہوا ہے
اوسکے ہاتھہ مین اُسکا فسخ کرنا ہے وہان کسی کے اجتہاد کو دخل نہین ہے الغرض یہ تردید تو
خدا کیطرف سے نہین ہو سکتی مرزا صاحب کا قول ہے وہ چاہتے ہین کہ پہلی پیشینگوئیاں
بہی غلط نہون اور آیندہ کیلئے موقع رہے کیونکہ امید موہومہ اُنہین ہوگی کہ اگر اُسکا
خاوند مرے اور شاید نکاح مین آجاوے تو اُسوقت کیلئے دوسرا جملہ فرمادیا مگر میرے
سمجھہ مین نہین آتا کہ اس تار و پود سے کیا نفع ہوا کیا اس کہدینے سے کہ نکاح فسخ ہوگیا
وہ الہامات جو اس حصہ مین نقل کئے گئے ہین اور جنکا کذب ظاہر کیا گیا ہے سچے
ہو جائینگے ؟ وہ یقین جو مرزا صاحب نے بڑی شد و مد سے بارہا اپنے نکاح کرنے پر
ظاہر کیا ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائیگا ؟ وہ سیاہی جس سے وہ بہت سے اوراق اسی
مضمون مین سیاہ کرچکے ہین دُہل جائیگی ؟ غیر ممکن ہے اور الہامات کے علاوہ جو
الہام اوپر نقل کیا گیا ہے اور اوسکا دیکہنا کافی ہے ناظرین اُن الہامات کو مکرر دیکہین
اس کہدینے سے کہ نکاح فسخ ہوگیا مرزا صاحب کذب کے الزام سے بچ نہین سکتے
(۵) یہ تو فرمائیے کہ آسمان پر جو نکاح پڑہایا گیا تو بحکم الٰہی اور بمشیت ایزدی پڑہا گیا یا اُس
کے خلاف آپنے پڑہوالیا اگر خدا کے حکم اور اوسکے مرضی سے تہا تو خدائے علیم
کو یہ علم نہ تہا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرینگے اگر علم تہا تو یہ فضول حرکت جو مخالفین
اسلام کیلئے باعث مضحکہ ہو کیون ہوئی خواب مین یا کشف مین جسطرح کہو

نکاح پڑھانا کیون دکھایا گیا اسیطرح بار بار کی توجہ سے یہ الہام کیون ہوا کہ خدا تعالے اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور کرنیکے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لاویگا جب اللہ تعالی کے علم مین تہا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرینگے اور اس نکاح کا ظہور نہ ہوگا تو بار بار کی توجہ مین ایسا غلط الہام کیون ہوا **الحاصل** مرزا صاحبکی ان باتون سے خدائے قدوس پر ضرور الزام آئیگا حضرات مرزائی اس کہنے پر مضطر ہین کہ یا تو مرزا صاحب کا قول یہ خدا تعالی پر افتراء ہی یا مرزا صاحبکا خدا عالم الغیب اور دانشمند نہین ہی (نعوذ باللہ) افسوس مرزا صاحب اپنی باتونکے بنانیمین بہت کوشش کرتے ہین مگر اُنکا حال اس شعر کا مصداق ہی ؎

خرابی مین پڑا ہی سینے والا جیب و دامان کا ؛ جو یہ ٹانکا تو وہ اودہڑا جو وہ اودہڑا تو یہ ٹانکا

قول مذکور کے بعد مرزا صاحب نے کچھہ اور بہی کہا ہے اوسکیحالت روشن کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی اُسی تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ مین ہی کیا آپکو خبر نہین کہ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۱۱ مرزا صاحب اس آیت کو پیش کرکے دوسرے جوابکی طرف اشارہ کرتے ہین یعنی اللہ تعالی نے نکاح کا وعدہ کیا تہا اور آسمان پر نکاح پڑہا بہی گیا مگر اللہ تعالی کو محو و اثبات کا اختیار ہی جسکو چاہی اوسکا ظہور ہو اور جسکو چاہے باوجود وعدہ کے اوسکو ظاہر نہ کرے اوسکے خلاف کرے کوئی اوسکا روکنے والا نہین یہ تو اونکے جواب کی تقریر ہوئی اب مین کہتا ہون کہ مرزا صاحب نے ایسی آیت پیش کی ہی جسکی شرح مین ہزار رسالہ لکھا جائے تو اوسکی تفصیل کما حقہ سمجھہ مین آئی مگر مین مختصراً کہتا ہون کہ قرآنمجید مین عموم کیساتھہ جہان مشیت خداوندی کا ذکر ہی وہان صرف اُسکی عظمت اور قدرت کا اظہار ہی اوس سے کسی واقعہ خاص پر استدلال کرنا محض نادانی ہی مثلاً اللہ تعالی فرماتا ہی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ اب اگر کوئی کافر اس آیت کو پیش کرکے یہ کہے کہ قرآن شریف کی رُو سے بخشش اور عذاب مین مسلمان اور کافر یکسان ہین جسکو چاہی بخشے اور جسکو چاہے عذاب کرے

یا اسطرح ارشاد ہوا ہی اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ (ہود ع ۹) اس آیت سے اسپر کوئی دلیل پکڑے کہ بعد سعید ازلی ہمیشہ جنت مین نہ رہینگے تو یہی کہا جائیگا کہ قرآنمجید پر اوسکی نظر نہین ہی وہ اُسکے اطلاقات اور محاورات سے محض ناواقف ہے یہی ہم مرزا صاحبکے جوابمین کہتے ہین اور اُسکی تشریح اسطرح کرتی ہین کہ جسطرح اُسکا یہ ارشاد ہی کہ جسے چاہے اللہ مٹادے اور جسے چاہے رہنے دے اسیطرح اوسکا ارشاد ہی لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یعنی اللہ کی باتین بدلا نہین کرتین جو کہدیا اوسکا ہونا ضرور ہی ایسا ہی دوسرا ارشاد ہی مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ ہمارے یہان کی باتین نہین بدلا کرتین یعنی ہماری بات کو ہمین محو و اثبات نہین ہوتا یعنی قدرت تو اُسے سب کچھہ ہی جو چاہی وہ کرے مگر کرتا وہی ہی جو اوسکی عظمت وشان کے لائق ہی وہ تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہی اسلئے وہی کریگا جسمین کوئی عیب اوسکی ذات پر نہ آئے پھر کیا وعدہ کرکے پورا نہ کرنا خصوصًا بار بار وعدہ کرکے اور اوسکے پورا کرنیکا کامل وثوق اور یقین دلاکر پھر اوسکا پورا نہ کرنا کوئی عیب نہین ہے ضرور عیب ہی اور بہت بڑا عیب ہی کوئی انسان ہوش وحواس کیساتھ اس سے انکار نہین کرسکتا پھر کیا جماعت احمدیہ اس کو پسند کرتی ہی کہ قرآن شریف سے خدا کی ذات مین بہت بڑا عیب ثابت کرے اگر پسند نہین کرتے تو کس لئے مرزا صاحبکو قرآن شریف کا ماہر اور خدا کا رسول مان رہی ہین وہ تو علانیہ طور سے خدا پر عیب لگانا چاہتے ہین یہ تو عقلی تقریر تھی جسکی عالم وجاہل سب اسکی تصدیق کرسکتے ہین اب قرآن مجید کی بعض آیتین بھی ملاحظہ ہون جنسے اظہر من الشمس ہوتا ہی کہ وعدہ خداوندی مین محو و اثبات ہرگز نہین ہوتا وہ آیتین یہ ہین اللہ تعالی فرماتا ہے

(۱) لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؁ (سورہ روم ع ۱)	اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین اپنے وعدیکے خلاف نہین کرتا لیکن بہت لوگ نہین جانتے

ہین جاہل ہین جیسے مرزا صاحب اسکے خلاف کہہ رہے ہین یعنی اللہ وعدیکے

خلاف کرتا ہی اب اس آیت کی رُو سے مرزا صاحب کس گروہ مین ٹہیرے جماعت احمدیہ انصاف کرے (۲) لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کریگا۔

(سورہ حج ع ۵)

جسکو عربیت سے واقفیت ہی وہ جانتے ہین کہ لَنْ آیندہ نفی کی تاکید کیلئے آتا ہی اسلئے آیت کا مطلب ہر ایک ماہر یہی کریگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہین کریگا ؎

(۳) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بلاشک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہین کرتا ہے

سورہ آل عمران ورعد رکوع ۱ - و ۴

اس آیت مین بھی تاکید کے ساتھ ارشاد ہوا کہ جس بات کا اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اوسکے خلاف نہین کرتا اب اگر اللہ تعالیٰ وعدیکر کے محو کر دے اور پورا نکرے تو یہ آیتین جہوٹی ہو جائینگی (نعوذ باللہ)

(۴) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ مُخْلِفَ وَعْدِہٖ رُسُلَہٗ یہ گمان مت کر کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے (یعنی یہ نہین ہو سکتا) (سورہ ابراہیم رکوع ۷)

حسب دعوٰے مرزا صاحب یہ آیت زیادہ صراحت سے کہہ رہی ہے کہ اگر مرزا صاحب اپنے دعوے مین سچے ہین تو اونسے جو وعدہ خداوندی ہوا اوسکے خلاف نہین ہو سکتا پہر وعدہ نکاح کے پورا ہونے کے جواب مین آیت یمحو اللہ الخ کو پیش کرنا اس آیت کے بالکل خلاف ہی یہان یہ امر خوب سمجھہ لینا چاہیے کہ یہ آیت اس امر مین نص قطعی ہی کہ مرزا صاحب نبی یا رسول نہین ہیں کیونکہ اونکے اقرار کے بموجب خدا نے اُنسے بہت سے وعدے کئے مگر وہ پورے نہ ہوئے انمیں سے ایک وعدہ منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنیکا تھا اور کیسا مستحکم وعدہ کہ خدا تعالیٰ نے بتاکید فرمایا کہ اسمین شک نکرنا جملہ فلا تکونن من الممترین اونکے الہام مین موجود ہی اور بیان سابق سے ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ وعدہ اس طور کا تھا کہ اوسمین کوئی شرط نہین ہو سکتی اوسکا ظہور ہر طرح ہونا چاہیئے تھا مگر مرزا صاحب کے مرتے دم تک اوسکا ظہور نہ ہوا گر وہ خدا کے رسول ہوتے تو بموجب تصریح اس آیت

کے وہ وعدہ ضرور پورا ہوتا اور جب وہ وعدہ پورا نہ ہوا تو ثابت ہوا کہ وہ خدا کے رسول[1] نہیں تھے اگر خلیفۃ المسیح خفا نہ ہون تو مین اونسے دریافت کرتا ہون کہ ان نصوص قطعیہ کے بعد بھی آپ جملہ یعد ولا یوفی[2] پیش کرسکتے ہین ذرا خوف خدا کو دلمین لاکر جواب دیجیئگا اس مضمون کی آیتین اور بھی پیش ہوسکتی ہین مگر ثبوت مدعا کیلئے اسیقدر کافی ہین کیونکہ ایک آیت کا منکر بھی کافر ہی۔ پھر مرزا صاحب فرماتی ہین کہ نکاح عرش پر ہوا یا آسمان پر مگر آخر وہ سب کاروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اسکو سوچنا چاہیے

[1] اس وعدہ کے پورا نہونیکی وجہ مرزائی یہ بھی بیان کرتی ہین کہ اس وعدہ کا پورا ہونا موقوف تھا ایک وعید کے پورا ہونے پر یعنی اوسکے شوہر کے مرنے پر اور اُسکا شوہر اپنے خسر کے مرجانے سے بہت خوف زدہ ہوگیا تھا اور سنت اللہ ہی کہ خوف کیوجہ سے وعید ٹلجاتی ہی اسلئے اوس کے شوہر کے باب مین جو وعید تھی وہ ٹل گئی اور جب یہ وعید ٹل گئی اور اوسکا شوہر نہ مرا تو نکاح کا وعدہ بھی پورا نہ ہوا ناظرین ایسی جاہلانہ باتین بنانا اور اُنہین مانکر دلکی تسلی کرلینا مرزا پرستونکا ہی کام ہی کوئی صاحب عقل اور خصوصًا ذی علم اسکے غلط ہونیمین ایک منٹ بھی تامل نہین کرسکتا اسکے وجوہ ملاحظہ ہون (۱) اس وعید کا پورا ہونا یعنی اوسکی شوہر کے مرنیکی کیا ضرورت تھی نہایت خوف زدہ ہوگیا تھا ایمان لے آیا ہوتا اور طلاق دیکر خود مرزا صاحب سے آکر کہا ہوتا کہ مین نے علیحدہ کردیا آپ نکاح کرلین (۲) یہ بھی ممکن تھا کہ اوسکی بیوی یعنی محمدی اپنے شوہر سے لڑکر یا خوشامد کرکے اوس سے طلاق لے لیتی اور اگر مفت طلاق نہ دیتا تو مرزا صاحب سے کچھہ لیکر اوسے دیتی اور خلع کراتی یہ صورتین ایسی تہین کہ مرزا صاحب کے سب الہامات بھی صحیح ہوتے اور بغیر وعید پورا ہونیکے نکاح کا وعدہ بھی پورا ہوجاتا کیا کسی ذی علم پر یہ بات پوشیدہ ہی ہرگز نہین مگر مرزائی اس سے بیخبر ہیں مرزا پرستی نے اونکی عقل کو سلب کردیا ہی (۳) معمولی خوف کیوجہ سے وعید ٹلجانیکو سنت اللہ بنانا محض غلط ہی کہین قرآن مین حدیث مین دکھاؤ یا کوئی عقلی ہی وجہ پیش کرو مگر ہم کہتے ہین کہ نہین پیش کرسکتے بلکہ ہم اسکے غلط ہونے پر قرآن مجید کی صریح اور صحیح حدیث اور عقلی برہان پیش کرسکتے ہیں اور پیش کی ہی فیصلہ کا حصہ ۲ ملاحظہ کیا جائے ص۲۰ یعنی خلیفہ صاحب بعض پیشینگوئیون کے

[2] پورا نہ ہونیکی توجیہ میں لکھتے ہیں کہ یعد ولا یوفی یعنی خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہی اور بعض وقت پورا نہیں کرتا اسکا ذکر آیندہ آئیگا ۱۲

اسکے جواب مین ہم اس کہنے پر مجبور ہین کہ برائے خدا جماعت احمدیہ اغوائے شیطانی سے علیحدہ ہوکر بیان سابق پر غور کرے اور فیصلہ آسمانی کو اچھی طرح سے دیکھے اگر انصاف کا شائبہ بہی اوسکے قلب مین ہوگا تو بے اختیار کہدیگی کہ مرزا صاحب کے اقوال اسکے شاہد ہین کہ منکوحہ آسمانی کا اونکے نکاح مین آنا یقینی تھا اوسمین کوئی شرط نہ تھی اور اوسوقت جس الہام کو شرط کہا گیا ہے وہ اسکے لئے کسی طرح شرط نہین ہوسکتا =

پھر لکھتے ہین۔ کیا یونس علیہ السلام کی پیشگوئی نکاح پڑہنے سے کچہ کم تھی جسمین بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہوچکا ہے کہ (۴۰) دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہوا حالانکہ اسمین کسی شرط کی تصریح نہ تھی پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا کیا اسپر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بہی منسوخ یا کسی وقت پر ٹال دے؟ انتہیٰ

اس قول مین مرزا صاحب نے پیٹ بھر کر جھوٹ بولا اور ایک نہین کئی جھوٹ ہین (۱) حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی نکاح والی پیشینگوئی کے مثل ہے یا اوس سے بہی زیادہ حالانکہ یہ دعوے محض غلط ہے آیندہ اسکی تشریح کیجائیگی (۲) یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہوچکا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر چالیس دن تک عذاب نازل ہوگا اس فیصلہ کا ذکر نہ قرآن مجید مین ہے نہ کسی صحیح حدیث مین نہ توریت وانجیل مین کوئی قطعی روایت ہے پھر یہ قطعی فیصلہ کسطرح معلوم ہوا جب اس فیصلہ کا ذکر آسمانی کتابون مین نہین ہے احادیث صحیحہ مین اسکا پتہ نہین ہے تو اسکے جھوٹے ہونے مین کیا تردد ہوسکتا ہے اب اگر کسی غیر معتبر روایت مین اسکا ذکر ہو تو اوسے کوئی ذی علم مسلمان فیصلہ آسمانی نہین کہہ سکتا (۳) یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی شرطی نہ تھی غلط ہے کیونکہ اول تو قطعی طور سے الہامی پیشینگوئی کا ثبوت ہی نہین ہے پھر شرطی اور غیر شرطی کیسی اور اگر بعض راویون سے پیشینگوئی کا ثبوت ہوتا ہے تو شرطی ہونیکا ثبوت بہی بعض روایتون سے ہوتا ہے غرضکہ قطعی طور پر کہدینا کہ یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی مین شرط نہ تھی محض غلط ہے =

اب اس کی تفصیل ملاحظہ ہو

نکاح والی پیشینگوئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی مین آسمان و زمین کا فرق ہی اسکے وجوہ ملاحظہ کیٔجائین (۱) نکاح والی پیشینگوئی قطعی اور یقینی ہی حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی یقینی نہین ہی بعض نہایت ضعیف روایت مین اوسکا ذکر آیا ہی اسلیٔے دونونکو یکسان قرار دینا محض غلط ہی (۲) منکوحۂ آسمانی کے لوٹ آنیکی خبر تاکید کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دی انا کنا فاعلین فرمایا حضرت یونس ع سے ایسا نہین کہا گیا (۳) اسی امر کی نسبت یون الہام ہوا کہ اُس عورت کا لوٹ کر آنا حق ہی اسمین شک نہ کرنا یونس ع سے اسطرح کہنے کا ثبوت نہین ہی (۴) اس وعدہ کی نسبت اونکا الہام ہی کہ **خدا کی باتین بدل نہین سکتین** یعنی اس وعدے کا پورا ہونا ضرور ہی کیا کوئی ثابت کرسکتا ہی کہ حضرت یونس ع سے بھی یہ صراحت کی گئی تھی ہرگز نہین یہ بات تو کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہین ہی (۵) مرزا صاحب کہتے ہین کہ بار بار کی توجہ سے یہ الہام ہوا کہ خدائے تعالیٰ اوس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونیکے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائیگا **حضرت یونس ع** نے نزول عذاب کیلئے ایسا یقین کسی وقت بیان نہین کیا

مرزا صاحب کے یہ اقوال ثابت کرتے ہین کہ منکوحۂ آسمانی کے نکاح کا ظہور نہونا نصوص قطعیہ کے خلاف ہی جو ابھی نقل کیٔگیٔ اور حضرت یونس ع کی پیشگوئیکا ظہور نہونا کسی آیت قرآنی کے خلاف نہین ہی کیونکہ یہ کہین نہین ہی کہ حضرت یونس ع کو قطعی خبر دیگیٔی تھی کہ تیری قوم پر ضرور عذاب آئیگا اگر حضرت یونس ع کو الہامی اطلاع ہوئی تو اسقدر ہوئی کہ اگر یہ قوم ایمان نہ لائیگی تو اسپر عذاب آئیگا جیسا کہ اور انبیا کی امت پر عذاب آیا کیا ہی مرزا صاحب کا بار بار یہ کہنا کہ یونس ع کی پیشگوئی مین شرط کی تصریح نہ تھی محض نافہمی یا فریب دہی ہی جو شرط مین نے بیانکی اسکا ہونا تو ضروری طریقہ بداہت اور عقل اسکی کامل شہادت دیتی ہی کہ حضرت یونس ع نے اپنی قوم سے یون ہی کہا ہوگا اور روایتین بھی اس کی تصدیق کرتی ہین کہ حضرت یونس ع نے اسیطرح کہا تھا جسطرح مین نے ابھی بیانکیا (۶) مرزا صاحب نے اُسکے نکاح مین آنیکی قسم کھائی

ہی حضرت یونس ع نے کسیوقت نزول عذاب پر قسم نہین کھائی نہایت ظاہر ہی کہ کوئی بھلا آدمی قسم اُسی بات پر کھاتا ہی جسکا اُسکو کامل وثوق ہوتا ہی اور آئندہ ہونیوالی بات پر وہی سچی قسم کھا سکتا ہی جسکو اللہ کیطرف سے یقینی اطلاع ہو اب ایسی یقینی اطلاع کے بعد اوسکا ظہور نہونا اسکا یقین دلاتا ہی کہ یا تو وہ اطلاع شیطانی تہی تاکہ مرزا صاحبکو رسوا کرے یا ایسی تہی جیسی اسوقت اہل دنیا اپنا مطلب نکالنے کیلئے قسم کھایا کرتے ہین الغرض مرزا صاحبکی پیشگوئی پوری نہونے پر سخت الزام ہی اور حضرت یونس کی پیشگوئی پر یہ الزام نہین ہو سکتا (۷) حضرت یونس ع کی پیشگوئی شرطی تہی یعنی اُنہون نے یہ کہا تھا کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمپر عذاب آئیگا اس شرط کا ہونا بدیہی ہی اور سنت اللہ اسیطرح جاری ہی کہ منکرین سے اسیطرح کہا جاتا ہی اگرچہ یہ امر ایسا بدیہی ہی کہ اسپر کسی روایت اور قول کی حاجت نہین ہی مگر مین کمال وثوق کے لئے بعض روایتین پیش کرتا ہون

(پہلی روایت) شیخزادہ محشی بیضاوی حضرت یونس ع کے قصہ مین لکھتے ہین

فاوحی اللہ الیہ قل لھم ان لم یومنوا جاءھم العذاب فابلغھم فابوا فخرج من عندھم شیخزادہ ج ۲ صفحہ ۳۶۵

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس ع پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہین کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو تم پر عذاب آئیگا حضرت یونس ع نے یہ پیام الٰہی اپنی قوم کو پہنچا دیا - اور اُن کے انکار کے بعد اُنکے پاس سے چلے گئے

دوسری روایت روح المعانی کی جلد پنجم مین ہی

فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ قل لھم ان لم یومنوا جاءھم العذاب فابلغھم فابوا فخرج من عندھم فلما فقدوہ ندموا علی فعلھم فانطلقوا

اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس ع پر وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو تم پر عذاب آئیگا اسپر بہی وہ ایمان نہ لائے اسکے بعد حضرت یونس ع چلے گئے جب اُن کفار نے انکو نہ دیکھا تو اپنے انکار پر نادم ہوئے اور حضرت یونس ع کی

یطلبونہ فلم یقدر واعلیہ تلاش مین چلے مگر وہ نہ ملے
صفحہ ۳۸۴

تفسیر کبیر مین بہی ایسا ہی ہے
ملاحظہ کیا جائے کہ کس صراحت سے شرط کا ذکر کیا گیا مگر مرزا صاحب نے شور مچا رکھا ہے کہ حضرت یونس عم کی پیشگوئی مین شرط نہ تہی یہان سے یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت یونس عم کے جانے کا بعد ہلوہ اپنے انکار پر نادم ہوئے اور اونکی تلاش مین نکلے اس سے ظاہر ہے کہ اونکے جانیکے بعد ہی اللہ نے اونکے دلمین ایمان ڈالا اور اونہون نے اپنے انکار سے توبہ کی اور اپنا ایمان ظاہر کرنے کیلئے اونکی تلاش مین نکلے الغرض حضرت یونس عم کی پیشگوئی مین شرط کا ہونا عقلی طور سے بہی ظاہر ہے اور نقل بہی اوس کی شہادت دیتی ہے اور مرزا صاحبکی پیشگوئی مین شرط نہین ہے میرا مقصود یہ ہے کہ منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنے کیلئے کوئی شرط مرزا صاحب نے پہلے نہین بیان کی تہی اور اب آخر مین جس الہام کو وہ شرط بیان کرتے ہین وہ شرط نہین ہو سکتا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کے وقت مرزا صاحبکے حواس درست نہ تھے ذرا اسپر غور کیا جائے کہ محمدی ہے تو نکاح ہو اور اوسکے ظہور کیلئے اوسکی نانی سے شرط کیجائے این چہ معنے دارد اور شرط کیا ہے کہ وہ توبہ کرے کیونکہ جس الہام کو شرط کہا جاتا ہے اوسکے الفاظ یہی ہین یا ایتہا المراۃ توبی توبی الخ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ جب اوسنے اور اوسکے گروہ نے توبہ کر لی تو نکاح فسخ ہو گیا یہ عجب شرط تہی کہ اوسکے پورا ہونے سے معاملہ اولٹ ہو گیا یعنی اوسکے پورا کرنیکا یہ نتیجہ ہونا چاہیے تھا کہ نکاح کا ظہور ہوتا کیونکہ تمام اہل علم جانتے ہین کہ شرط کے پائے جانیکے بعد مشروط کا پایا جانا ضرور ہے مگر مرزا صاحب اوسکے اولٹ کہتے ہین کہ شرط کے پورا کرنیسے نکاح فسخ ہو گیا یہ اختلال بدحواسی نہین تو کیا ہے اسکے علاوہ اسپر غور کیا جائے کہ ظہور نکاح کے الہام مین تو بار بار وعدہ کر کے اور نہایت وثوق دلا کر کہا گیا کہ وہ تیرے نکاح مین آئیگی اسمین شک نکر پھر اوسکے بعد مخالفین کو ایسا حکم کیا جاتا ہے کہ اگر وہ بجا لائین تو نکاح کا ظہور نہ ہو اس جملہ کو اگر شرط کہا جائیگا تو بجز اوسکے اور

کیا مطلب ہو سکتا ہی اور جب یہی مطلب ہی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی مرزا صاحبکو فریب دیتا ہی (نعوذ باللہ) یعنی مرزا صاحب ہی تو نکاح کے ظاہر ہونیکا نہایت پختہ وعدہ کرتا ہی اور اونکی مخالفین کو ایسا حکم دے رہا ہی کہ اوسکے بجالانیسے نکاح کا ظہور نہ ہو

بھائیو! ان باتون پر کچھہ تو غور کرو اسے یقین کرلو کہ مرزا صاحب کا الہام دلیل ہین ہی کہ ظہور نکاح کیلئے کوئی شرط نہین ہو سکتی اسکو ہمنے نہایت روشن طریقے سے ثابت کردیا اور فیصلہ کے تیسرے حصہ مین نہایت روشن نو ۹ دلیلین بیانکی گئی ہین کہ مرزا صاحب کا یہ جواب محض غلط ہی باینہمہ اوس نکاح کا ظہور نہ ہونا مرزا صاحبکے کذب کی روشن دلیل ہی وہ نہین الہام ربانی ہرگز نہین ہوا صرف مطلب برآری کیلئے اُنہون نے الہام کا ہونا ظاہر کیا اگر یہ نہ مانا جائیگا تو خدائے قدوس کا جھوٹ بولنا اور فریب دینا ثابت ہوگا تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیرا (۷) حضرت یونس ؑ کے چلے جانیکے بعد اونکی قوم ایمان لے آئی تہی اب اسمین اختلاف ہی کہ صرف اونکے چلے جانیسے ڈر گئی اور ایمان لے آئی یا عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد ایمان لائی اور اونکی ایمان لانیکی شہادت قرآن شریف مین موجود ہی ایک آیت تو اوپر نقل ہو چکی ہی دوسری آیت سورہ صافات مین اسطرح ہی

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ (صافات ع ۵)	ہم نے یونس ؑ کو ایک لاکھ بلکہ اس سے زیادہ کیطرف بہیجا وہ لوگ ایمان لے آئے اس لئے ہم نے اُنہین چھوڑ دیا اور ایک مدت تک (یعنی موت کیوقت تک) اُنہین دنیا کا فائدہ اُٹھانے دیا

جب نص قطعی ہی اُنکا ایمان ثابت ہی تو کسی روایت کے پیش کرنیکی ضرورت نہین ہی جب وہ ایمان لے آئے تہی تو اونپر سے عذاب کا ٹلجانا نہایت بجا تھا مرزا صاحب کے مخالفین یعنی اوس لڑکی کی نانی وغیرہ کسیوقت ایمان نہین لائی یہ کتنا بڑا فرق

ہی مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ احمد بیگ کہ مرنیسے وہ لوگ اسقدر روئی اور خوف زدہ ہوئی نماز ین پڑھنے لگی اور یہ ہوا اور وہ ہوا یہ سب مرزا صاحب کا زور تحریر ہی جیسی اونکی عادت ہی اور کچھ نہین گھر کے سرپرست کے مرنیکے بعد رونے پیٹنے کا اکثر معمول ہی کہین کم کہین زیادہ کسی کے دلمین خوف بھی ہوا ہو یہ بھی معمولی بات ہی کہ موت کے بعد گھروالون کے دلونمین خوف خدا کچھہ نہ کچھہ آجاتا ہی اُسکی موتکو یاد کرکے نماز روزہ زیادہ کرنے لگی ہون تو اسکا نام ایمان لانا مگر اسکو دوسری طرف پھیر دینا اور بہت زیادہ کرکی دکھانا ایسا صریح جھوٹ ہی جسمین کوئی فہمیدہ شک نہین کر سکتا کیونکہ اگر اونہین مرزا صاحبکی پیشگوئی کیوجہ سے اسقدر خوف و ہراس ہوا تھا جیسا مرزا صاحب نی بار بار بیانکیا ہی تو مرزا صاحب اونکی پاس موجود تھی کہین چلی نہین گئی تھی اونپر ایمان لی آتے اونسی اپنا قصور معاف کراتی مگر نہ کوئی ایمان لایا نہ اپنا قصور معاف کرایا بدستور مخالف رہی یہ بین دلیل ہی کہ معمولی طور سے اونکا رونا دہونا خوف و ہراس تھا اسیطرح ہم اور بھی فرق دیکھا سکتے ہین جن سے ظاہر ہوتا ہی کہ مرزا صاحبکی پیشگوئی مین اور حضرت یونس ع کی پیشگوئی مین بہت بڑا فرق ہی حضرت یونس ع کی قوم سے عذاب کا دور ہوجانا مطابق عقل کی اور موافق شرع کی ہوا اور مرزا صاحبکی منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا کسی طرح مطابق عقل اور موافق شرع کی نہین ہو سکتا اسکے وجوہ جسقدر بیان کئے گئی ہین وہ بہت کافی ہین طول دینی کی ضرورت نہین ہی مذکورہ قول مین مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہی کہ چالیس روز تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا، محض غلط ہی فیصلہ ہونا اور بات ہی اور ڈرانا اور بات ہی یونہ نبی کی کتاب باب چہارم سے ظاہر ہی کہ حضرت یونس ع نے عذاب کی پیشگوئی کی تھی خود اُنہین یقین نہ تھا کہ عذاب ضرور آئیگا اور ۴۰ روز کی مدت کو آسمانی فیصلہ بتانا وہی مرزا صاحبکی معمولی بیباکی ہی ورنہ عذاب آنیکی مدت مین مختلف روایتین ہین بعض مین ایکدن ہی بعض مین ۳ دن اور بعض مین ۴۰ دن ہین

کوئی وجہ نہین ہی کہ ایک روایت پر ایسا یقین کر لیا جائے جیسا مرزا صاحب لکھ

رہے ہین ابتو آفتاب نیمروز کیطرح روشن ہوگیا کہ مرزا صاحب کا جواب ہر طرح غلط ہی اور منکوحۂ آسمانی کی پیشگوئی جھوٹی ہو نیمین کوئی شک نہین ہی اب اگر مرزا صاحب کے جواب کی غلطی کا انکشاف اور زیادہ منظور ہی تو فیصلہ آسمانی کا تیسرا حصہ دیکھنا چاہیی الغرض مرزا صاحبکے جوابات محض غلط ثابت ہوئی اور اس قسم کی غلطی ثابت ہوئی کہ اونکی کوئی بات لائق اعتبار نہ رہی اسلئے اونکی کسی مرید کی بات کیطرف توجہ کرنیکی ضرورت نہین ہی مگر مین اونکے خلیفہ کیحالتکو بھی نمونہ کے طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہون اس لئے اونکے جواب کی بھی حالت دکھاتا ہون

خلیفۃ المسیح کے جواب کا غلط ہونا

عجب نہین کہ جناب خلیفۃ المسیح کے پیش نظر بعض ایسے امور ہون جو مین نے بیان کئے اسلیئے وہ مرزا صاحبکے جواب کو پسند نہین کرتے دوسرا جواب دیتے ہین اور پسند نہ کرنا مین اسوجہ سے کہتا ہون کہ خلیفہ صاحب بہت زور سے کہہ چکے ہین کہ صاحب الہام کے کلام کے معنی وہی صحیح ہین جو صاحب الہام خود بیانکرے باوجود اس خیال کی خلیفہ صاحب نے یہان صاحب الہام کے کلام کو چھوڑ کر دوسری توجیہہ ایسی کی جس سے صاحب الہام یعنی مرزا صاحب کا قول غلط ٹھیرتا ہی اُنکی توجیہہ صحیفہ محبوبیہ مین اس طرح منقول ہی ,, ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ کی شادی ہوگی اور ایک عورت سے نزول سے پہلے ایک لڑکا ہوگا اور پانچوین اولاد کی بشارت پر (یعنی مرزا صاحبکی) اعتراض ہی اونکا للہ وباللہ قرآنی جواب یہ ہی کہ کتب سماویہ کا طرز ہی کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطبہ ہی مراد ہوتا ہی گاہے وہ اور اوسکا جانشین اور اوسکی اولاد بلکہ اوسکا مثل مراد ہوتا ہی (اُسکی مثال ملاحظہ ہو) مثلاً اللہ تعالیٰ زبان نبوی مین فرماتا ہی اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھو روزہ رکھو) اس حکم الٰہی مین خود مخاطب اور اونکے مابعد کی لوگ شامل ہین جو ان مخاطبین کے مثل ہین ,,

خلیفہ صاحب جس تفصیل سے کتب سماویہ کا طرز بیانکر رہی ہین ہم بغرض اختصار تسلیم

کرتے ہین **مگر یہ فرمائین** کہ یہان تو خطاب مین جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہی یہ لفظ تو اسی لیئے بنایا گیا ہی کہ عام مخاطبین پر حکم کیا جائے یہ تو اپنے صریح معنے کے لحاظ سے عام ہی اور شامل ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی تمام اُمت کو **منکوحہ آسمانی کی نسبت** کسیوقت مرزا صاحبکے الہام مین ایسا عام لفظ نہین آیا ہے اس منکوحہ کی نسبت برسون الہامات ہوتے رہی مگر اُسی خصوصیت کیساتھ مثلاً کہ ؎ یہ عورت تیرے نکاح مین آئیگی ؎ کسیوقت اسطرح الہام ہی "خدا تعالےٰ اُس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونیکے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائیگا جس نبی مکرم کی وحی مین اقیموا الصلوٰۃ آیا ہی اُس نے کسیوقت نہین فرمایا کہ یہ حکم اس عاجز کیلئے ہی ؎ کبھی عربی مین یون الہام ہوا سیردھا الیک یعنی اللہ تعالی اُس لڑکی کو لوٹا کر تیرے پاس لائیگا **ان خطابون** سے اَقِیمُوا الصَّلوٰۃَ کو کیا نسبت ہی جو آپ اُسے مثال مین لائے ہین

کیا آپ یہ ثابت کر سکتے مین کہ کتب سماویہ مین ایسے خطابات خاصہ کا استعمال کرکے عام مخاطب مراد لیا ہی[لے] ہرگز نہین۔ اگر ایسا ہو تو کلامِ خدا غلط ہو جائے اس پر خوب غور کیجیے گا۔ خیر یہ گفتگو تو بلحاظ الفاظ اور استعمال کے تہی اب مین یہ کہتا ہون کہ ان الہامون کے خطاب کو عام کرنا خود مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف ہی

مثلاً اسوقت اُنکے تین الہام بیان کئے گئے

تیسرے الہام کی شرح مین مرزا صاحب کہتے ہین لوٹانے کا مطلب یہ ہی کہ وہ

لے اس مضمون کو دیکھکر ایک صاحب نے کہا کہ قرآن مجید مین ہی وَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا یہان واحد کا صیغہ بولا گیا ہی اور خطاب عام مسلمانون سے ہی مین نے کہا کہ کتب معانی اور بلاغت کا معاینہ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ خطاب کس کسطرح سے بلغا کرتے ہین اس آیت مین اگرچہ حکم عام ہی مگر یہ عموم اسلیئے نہین ہی کہ واحد کا صیغہ بولکر عام کو خطاب کیا ہے بلکہ اسوجہ سی ہے کہ ہر اُمتی سے جدا گانہ خطاب ہی جس حکم مین نہایت تاکید مقصود ہوتی ہی وہان ایسا ہی کہا جاتا ہی جب کوئی رئیس اپنے نوکرون پر ضروری حکم کرنا چاہتا ہی تو ہر ایک کو بلا کر کہدیتا ہی کہ تجھے یہ کام کرنا ہوگا یا اپنے کسی خاص کو بہیجتا ہے کہ ہر ایک سے ایسا کہدو قرآنمجید مین اللہ تعالی نے اپنی رسول ؐ سے کہا کہ ہر ایک کو یہ حکم سُنا دو اسلئے مخاطب ہر ایک اُمتی ہے خواہ اُسوقت موجود ہو یا آیندہ اُمت میں داخل ہو مگر جب اُمتی سے خطاب کیا گیا تو اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حکم عام ہو گیا ۱۲ منہ

عہ وہ

لڑکی غیر کفو مین چلی گئی ہے یعنی اُسکا نکاح غیر کفو مین ہوا ہے اب وہ لوٹ کر اپنے کفو مین آئیگی یعنی میرے نکاح مین - مین اُسکا کفو ہون ،،

یہ الہام اور اُسکی شرح صاف کہہ رہی ہے کہ یہ خطاب خاص ہے عام نہین ہو سکتا کیونکہ لوٹ کر اپنے کفو مین آجانا خاص احمد بیگ کی لڑکی کی نسبت ہو سکتا ہے اور اگر وہ لوٹ کر مرزا صاحب کے نکاح مین نہ آئی تو پھر کفو مین لوٹکر آنیکی کوئی صورت نہین ہے بالفرض اگر محمدی کی لڑکی مرزا صاحب کے لڑکے سے بیاہی جاے تو بھی یہ نہین کہہ سکتے کہ محمدی یا اُسکی بیٹی اپنے کفو مین آگئی محمدی کا نہ آنا تو ظاہر ہی ہے اُسکی بیٹی وہ سلطان محمد کی اولاد ہے اور سلطان محمد کو مرزا صاحب غیر کفو بتا رہے ہین اور اولاد کا کفو باپ کے لحاظ سے ہوتا ہے اسلئے وہ لڑکی مرزا صاحب کے کفو مین نہین ہے اب نکاح ہونیکے بعد یہ کہین گے کہ مرزا صاحب کا لڑکا غیر کفو مین گیا اور محمدی کی لڑکی غیر کفو مین آئی دوسرا الہامی قول اور ملاحظہ کیجئے جو حکیم صاحب کی تاویل کو غلط بتا رہا ہے اس سے پہلے لکھا گیا ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی سے آسمان پر نکاح ہوا تھا مگر وہ نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر مین پڑگیا اب آسمان پر خاص مرزا صاحب سے محمدی کا نکاح ہوا تھا **کسی مفہوم کلی** کا نہین ہوا تھا جسمین **مرزا صاحب کی تمام متعلقین بھی شامل** ہون اور پھر وہ **فسخ** ہوگیا اگر خلیفہ صاحب کا قول صحیح ہو تو نکاح کے فسخ ہونے اور تاخیر مین پڑنے کے کوئی معنے نہین بنتے کیونکہ بقول خلیفہ صاحب جسوقت مرزا صاحب کے متعلقین مین سے کسیکا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے تو الہام صحیح ہوگیا اسکے لئے کوئی حد نہین ہے کوئی وقت نہین ہے پھر تاخیر مین پڑنا یا فسخ ہو جانا چہ معنی دارد

الغرض جب مرزا صاحب اُسے فسخ ہوجانا یا تاخیر مین پڑنا بتا رہے ہین تو خلیفہ صاحب کا خطاب کو عام کہنا مرزا صاحب کے قول کے صریح مخالف ہے

یہان دو قولون کی مخالفت دکھائی گئی اور پہلے حصہ مین بہت کچھ ہے وہان دیکھئے اب خلیفہ صاحب کو کیا حق ہے کہ اپنے مرشد کے خلاف معنی بیان کرین اب اگر اسی

پر اصرار ہی تو فرمائین کہ منکوحہ آسمانی کے متعلق جو الہامات ہین وہ ایسے ہی عام ہین جیسے اقیموا الصلوٰۃ کا حکم ہی تو اُسکی دو صورتین ہو سکتی ہین ایک یہ کہ جسطرح نماز پڑھنے کا حکم ہر مسلمان کو ہر زمانہ مین ہی نبی بہی اُسمین شامل ہین تو نکاح مین بہی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اور اُسکا جو کچھ نتیجہ ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے۔ اور فطرت کے سراسر خلاف .... جسطرح نماز ہر مسلمان پڑہتا ہے اور تاویل کرکے یون بہی کہہ سکتے ہین کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی سے ہو اور اونکے متعلقین کا محمدی کی اولاد سے ہو اُسوقت اقیموا الصلوٰۃ کی مثال صحیح ہو سکتی ہی اب اسکی تفصیل پر آپ خود ہی غور کرین کہ کہانتک نوبت پہنچتی ہے

دوسری صورت یہ ہی کہ مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم سے ہو جائے یا اونکے متعلقین مین سے کسیکا نکاح محمدی کی اولاد سے ہو جائے اسیقدر صداقت الہام کیلئے کافی ہے مگر اسکی مثال خلیفہ صاحب اقیموا الصلوٰۃ سے دیتے ہین تو اب اس حکم خداوندی کے معنے اونہین یہ کرنا ہونگے کہ اگر اس حکم خداوندی کی تعمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کردی تو تعمیل ہوگئی اب اُمت کو ضرور نہین ہے اور اگر امت مین سے کوئی اُسکی تعمیل کردے تو کافی ہے سب کے لئے ضرور نہیں ہی جبتک ان دونون معنی مین سے ایک معنی خلیفہ جی اختیار نہ کرین اُسوقت تک یہ مثال اُنکی صحیح نہین ہو سکتی اب وہ فرمائین کہ اُنہون نے کون معنی مراد رکھے ہین تاکہ **قرآن دانی اُن کی معلوم ہو!** [۱]

افسوس حکیم صاحب نے اپنا علم وفضل بہی مٹی کردیا باطل پرستی کا نتیجہ یہی ہوتا ہے

---

[۱] اب دوسرا افسوس یہ ہی کہ خلیفہ جی تو چلدیئے اور اسکا جواب نہ دیا اور نہ کسی دوسری مرزائی کی ہمت ہوئی جب خلیفہ صاحب جواب سے عاجز رہی تو اب دوسرے کی کیا ہستی ہے کہ جواب دے مگر باینہمہ مرزائی یہ کہدیتے ہین کہ پُرانے اعتراض ہین سب کے جواب دئے گئے ہین مگر ہمارے جواب الجواب سے آنکھہ بند کر لیتے ہین اور ناواقفونکو دہوکا دیتے ہین اگر اپنے آپکو راستی کا طالب خیال کرتی ہو تو ہماری اعتراضونکا جواب دو مگر اب تک نہین دیا اور نہ دے سکتے ہو ۱۲

غضب ہی کہ ایسے بیہودہ اور شرمناک جوابونکو قرآنی جواب کہا جاتا ہی افسوس

الغرض ہر فہمیدہ معلوم کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے ان الہامون مین خطاب عام کسیطرح نہین ہو سکتا اور نہ خلیفہ صاحب کی مثال اس مقام پر صحیح ہو سکتی ہی بلکہ اوسکے ماننے سی شرمناک بات پیش آتی ہی آگے چلکر حکیم صاحب فرماتے ہین "جب مخاطب مین مخاطب کی اولاد۔ مخاطب کے جانشین اور اوسکے مماثل داخل ہو سکتی ہین تو احمد بیگ کی لڑکی کیا داخل نہین ہو سکتی ہے

ہمارے بیان سے ظاہر ہو گیا کہ ہر جگہ مخاطب مین اوسکی اولاد وغیرہ داخل نہیں ہو سکتی اور بالخصوص یہاں داخل ہونیکی کوئی صورت نہین ہی اور جب مرزا صاحب نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے کہ اُس خطاب مین فقط احمد بیگ کی بڑی لڑکی ہی مراد ہی اُسکی اولاد مراد نہین ہے جسکا بیان ہولیا تو اب خلیفہ صاحب کا قول لائق توجہ نہیں ہو سکتا پھر فرماتے ہین کیا آپکے علم الفرائض مین بنات البنات کو حکم بنات کا نہین مل سکتا ،، نہین مل سکتا بنات ذوی الفروض ہیں ہیں اور بنات البنات ذوا لارحام ہین دونون میں بڑا فرق ہی ،،

کیا مرزا صاحب کی اولاد مرزا کے عصبہ نہیں ،،

حکیم صاحب یہان ترکہ تقسیم نہین ہوتا کہ اُسکا عصبہ ہونا کام آوے یہان حکم خداوندی یا اطلاع خداوندی کا ذکر ہی جسکے لئے حکم ہو اور جسکے لئے اطلاع ہو یہ ضرور نہین کہ جو بشارت باپ کے لئے ہو وہ بیٹے کے لئے بھی ہو

مرزا صاحب تو نہایت زور سے برابر کہتے رہے کہ احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح مین آئے گی اور بارہا اسکا اظہار کیا اسکو مشتہر کیا اور اسکو خدائیتعالی کا قول بیان کیا برسون یہی کہتے رہے کسی وقت عموم اور شمول کا شائبہ

بہی اُنکے کلام مین نہین پایا گیا پھر حکیم صاحب کیون اسکے خلاف زور دی رہے ہین اور اپنی قابلیت مین بٹہ لگا رہے ہین

خلیفہ صاحب کی ایک اور تقریر[1] بہی اسکے متعلق دیکھی اُسے دیکھکر تو فرقہ باطنیہ کی توجیہین یاد آگئین اسیطرح وہ بہی خدا و رسول کو الزام دیتے ہین اور کتاب اللہ کے خلاف کہا کرتے ہین اور اُن باتونکو خدا کے اسرار بتاتے ہین خلیفہ صاحب کی ساری تقریر کو نقل کرنا فضول ہی اسمین دو باتین اس قابل ہین کہ مسلمانونکو اُنکی اصلی حالت سے اطلاع دیجائے

(۱) خلیفہ صاحب فرماتے ہین "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسرے اور قیصر کی کنجیون کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گئین ہین مگر آپ نے وہ کنجیان نہ دیکھین کہ چلدیے" غرض یہ کہ اسیطرح مرزا صاحب نے بعض پیشگوئیان کیں اور وہ پوری نہ ہوئیں کہ مرزا صاحب چلدیئے ایسی باتون مین اللہ تعالی کے مخفی اسرار ہوتے ہیں (۲) حضرت شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے یَعِدُ وَلَا یُوْفِیْ بعض دفعہ خدا وعدہ کرتا ہی مگر پورا نہین کرتا"

یہ حکیم صاحب کے اقوال ہین جنہین دیکھکر حیرت ہو رہی ہی کہ وہ کس بلند آسمان پر تھے اور اب کس تاریک غار مین جا گرے مرزا صاحب کی شغف محبت نے اُنکے دل و دماغ کو بیکار کر دیا اللہ تعالے انکے حال پر رحم فرمائے اور اونکے قلب سے ظلمت کے پردہ کو ہٹائے

افسوس ہی مرزا صاحب کی محبت مین وہ خدا اور رسول خدا پر الزام لگا رہے ہین اور اُسے اسرار خدا بتاتے ہین

حکیم صاحب اگر ایسی صریح غلط باتین بہی اسرار خدا کہہ دینے سے مان لینے کے لائق ہو جائین تو پھر کسی باطل پرست اور گمراہ کے مقابلہ مین آپ زبان نہیں کھول سکتے کیونکہ وہ اپنی سب گمراہی کی باتونکو اسرار بتا کر آپ کو بند کردیگا اس کی تفصیل کی ضرورت نہین

[1] یہ تقریر ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی رسالہ اتمام الحجۃ مین منقول ہے

حکیم صاحب کی حالت بیان کرتا ہون حکیم صاحب کہتے ہین کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے کسرے اور قیصر کی کنجیون کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گئیین ہین،،
بھائیو مجھے اُنکی دیانت پر نہایت افسوس ہے کہ ایسے معرکہ کی بات اور حکیم صاحب ایسی
گول الفاظ مین بیان کر رہے ہین جس سے ناواقف بڑے دہوکھے مین پڑ سکتے ہین کسی
چیز کا ذکر کرنا مختلف طور سے ہوسکتا ہے
آیا حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خواب کا ذکر فرمایا کہ مین
نے یہ خواب دیکھا ہے یا اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت بیّنہ کا خیال کر کے حضور نے
اپنا قیاس اور فراست ظاہر فرمائی ہے یا الہام خداوندی بیان فرمایا یعنے
یہ کہ خدا کیطرف سے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ مجھے کنجیان دی گئیین
اور پھر اُس الہام کی صداقت پر کے مرتبہ اپنا یقین ظاہر فرمایا ہے اور کسی
وقت اُسکی سچائی ظاہر کرنے کیلئے آپ نے قسم بھی کھائی ہے یا نہین اور حضور
انور نے یہ بھی فرمایا ہے یا نہین کہ اگر اسکا ظہور نہ ہوے تو مین جھوٹا ہون اس کا ظہور میری
صداقت کا معیار ہے
حکیم صاحب یہ کچھہ بیان نہین کرتے بلکہ مجمل الفاظ لکھکر مرزا صاحب سے الزام اُٹھانا چاہتے
ہین حکیم صاحب کے بیان سے ناواقف یہی سمجھین گے کہ جسطرح رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ مرزا صاحب کی اس عظیم الشان پیشگوئی مین یہ سب باتین ہین پہلے پیام نکاح مین اپنا الہام
مرزا صاحب نے بیانکیا پھر نکاح مین آنیکا وعدہ خداوندی ظاہر کیا پھر بار بار اسپر اپنا یقین اور
کامل اعتماد ظاہر فرمایا ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے اور حاشیہ پر وہ مقامات بتلائے گئے ہین اور احمد بیگ
کے خط مین قسم بھی کھائی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ احمد بیگ کا داماد اگر میرے روبرو نہ مرے تو مین
جھوٹا ہون نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان مین ایسی ایک بات بھی نہین ہے حکیم صاحب صرف
اسقدر کہتے ہین کہ کنجیونکا ذکر فرمایا پھر وہ ذکر فرمایا تو خواب کی حالت کا تھا اب نہین معلوم ہوا کہ اُس
خواب کی تشریح اور تعبیر کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ بیان نہین فرمایا پھر
ایسی مجمل بات پیش کر کے کوئی انصاف پسند مرزا صاحب سے الزام کو اُٹھا نہین سکتا ۱۲ منہ

علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی کہ قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیان دی جاینگی مگر اُسکا ظہور نہین ہوا اسیطرح منکوحہ آسمانی کی نسبت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ وہ نکاح مین آئیگی مگر نہین آئی غرضکہ الزام اگر ہے تو دونون پر برابر ہے نعوذ باللہ استغفر اللہ

ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

حکیم صاحب یہ آپنے کہان کا جوڑ کہان لگایا اگر مرزا صاحب کے غلبۂ محبت مین قصداً ناواقفونکو دہوکھا دیا ہے تو منتقم حقیقی کے حوالہ ہے اور اگر غلطی ہے آپکی سمجھہ مین نہین آیا تو سمجھہ لیجئے جس قصہ کو آپ نے گول الفاظ مین بیان فرمایا ہی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب ہے اور اُسکا بیان صحیح حدیثون مین اسطرح ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مین گذشتہ شب کو سو رہا تھا کہ

بَیْنَمَا اَنَا نَائمٌ البارحۃ اذ اُوتیت بمفاتیح خزائن الارض او خزائن الارض	یکبارگی دیکھتا ہون کہ (فرشتہ نی) زمین کے خزانونکی کنجیان مجھے دین یا تمام زمین کے خزانہ میرے روبرو پیش کئے گئے

(بخاری مسلم وغیرہما)

حدیث مین صرف اسیقدر خواب کا ذکر ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خواب بیان فرما کر اُسکی تعبیر مین یا اُسکی شرح مین کوئی لفظ نہین فرمایا

یہ عاجز اور حدیثون پر نظر کر کے مختصر شرح اس خواب کی کرتا ہے خزانۂ زمین کی کنجیان یا تمام زمین کا خزانہ ایسا تھوڑا تو نہین ہو سکتا ہی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک مین آجائے

اسلیئے اس خواب کا مطلب یہ ہے کہ صورتِ مثالیہ کنجیون کی یا خزانہ کی حضور کے سامنے پیش کی گئی اور فرشتہ نے کہا کہ یہ سب آپکی اُمت کیلئے ہی اس مطلب کی تائید بہت سی حدیثون سے ہوتی ہے

جن مین حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی نسبت پیش گوئی کی ہے کہ تم ملکِ فارس اور روم کو فتح کروگے اور اونکا خزانہ اللہ کی راہ مین

صرف کروگے ایک روایت اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رض سے پیشگوئی فرماتے ہین کہ
یفتح اللہ لکم ارض فارس و کہ فارس اور روم اور حمیر کے ملک پر اللہ
ارض الروم وارض حمیر قیل تمہین فتح دے گا بعض صحابہ اس پر
ومن یستطیع الشام مع الروم متعجب ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت روم
ذوات القرون فقال واللہ سے کون لڑسکتا ہے تو حضورؐ نے خدا کی
لیفتحہا اللہ لکم ولیستخلفکم فیہا قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تمہین ضرور اُسپر کامیاب
(امام احمد طبرانی وغیرہما) کریگا اور تم اپنا خلیفہ وہان بٹھاؤ گے
ایک مرتبہ حضور نے اپنے کشف کی حالت بیان[1] فرمائی کہ مین نے کسرے اور روم کے شہرونکو دیکھا اور جبرئیل نے کہا آپ کی اُمت اُنپر قابض ہوگی
اور بخاری اور مسلم کی روایت مین ہے کہ کسرے اور قیصر مرینگے اور اُن کے بعد پہر کوئی کسرے اور قیصر نہین ہوگا اور اُنکے خزانوںپر تم قابض ہوگے اور تم اُنہین اللہ کی راہ مین صرف کروگے
صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہین والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزہما فی سبیل اللہ تعالیٰ یعنی قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کسرے اور قیصر کے خزانے تم اللہ کی راہ میں صرف کروگے۔ یا صرف کئے جائین گے
حکیم صاحب جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشگوئیاں صاف کہہ رہی ہین کہ خواب مین فرشتہ نے خزانے کی کنجیان پیش کرکے بغرض مسرت آپ سے کہا کہ یہ خزانہ آپکے صحابہ یا آپکی اُمت کا ہے اور بالفرض اگر اُسوقت نہین کہا تو دوسرے وقت آپ کو اس کی شرح الہام سے معلوم ہوئی اور آپ نے پیشگوئی فرمائی اور اوسکا ظہور حسب ارشاد آپکے ہوا کیا یہ

[1] یہ روایت کنزالعمال کی جلد ۶ مین ہے ۱۲

یہ روایتین آپ کی نظر سے نہین گذرین اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب کی یہ تعبیر نہ تھی کہ ان کنجیون کا مین مالک ہونگا اور اگر یہی تعبیر ہے تو بھی نہایت صحیح ہے کیونکہ خزانے کی کنجیان بادشاہون کے پاس نہیں رہتین خزانچیون کے پاس رہتین ہین سلاطین اُنہین دیکھتے بھی نہین اور نہ اُنہین اسکی ضرورت ہے کیا اسکی وجہ سے یہ کہہ سکتے ہین کہ بادشاہ خزانہ کا مالک نہین ہے ہرگز نہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلطان دارین ہین آپکو کنجیونکے دیکھنے کی حاجت نہین ہے آپ کے خزانچیون صحابہ نے دیکھین اور اُنکے قبضہ مین آئین اور آپ کے ارشاد[1] کے بموجب اُس خزانہ کو انہون نے صرف کیا چونکہ آپ اُنکے ہادی اور مرشد تھے آپ ہی کیوجہ سے وہ خزانہ صحابہ کے قبضہ مین آیا اسلئے دو وجہ سے یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ خزانہ حضور کے قبضہ مین آیا ایک یہ کہ اُس سے اسلام اور مسلمانون کو فائدہ ہوا اُسکا ثواب حضور کو ایسا ہی ملا جیسا کہ حضور اپنے مملوک خزانہ کو صرف کرتے اور آپکو ثواب ملتا دوسرے یہ کہ وہ خزانہ اللہ کی راہ مین صرف ہوا اور تمام مسلمانونکو یعنی اوسوقت کی پبلک کو فائدہ ہوا یہ بعینہ بادشاہ کا فائدہ ہے اگر اس طور کی ملک خوابمین دکھائی گئی تو عجب نہین بہت خواب ایسے ہوتے ہین کہ اونکی ظاہری معنی سے اونکی تعبیر بالکل مخالف معلوم ہوتی ہے

چنانچہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۶ مین لکھتے ہین خوابین تعبیر طلب ہوتی ہین خوابونکی تعبیر مین کبھی موت سے مراد صحت اور صحت سے مراد موت ہوتی ہے اب اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب کی یہ تعبیر ہو کہ آپ کے جانشین اُس خزانہ کے مالک ہون گے تو نہایت ظاہر ہے

الغرض خواب کو پیش کر کے اُسکے ظاہری لفظون سے استدلال پیش کرنا صحیح نہین ہے مگر الحمد للہ ہم نے دکھا دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ ایسی پیشگوئی کی جسکا ظہور حسب ارشاد نہ ہوا ہو نہ آپکا کوئی خواب غلط ثابت ہوا مگر حکیم صاحب اپنے مرشد کی غلط پیشگوئیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے

[1] قرآن وحدیث مین اسکے مواقع مذکور ہین ۱۲ منہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام لگانا چاہتے ہین مرزا صاحب نے
ہی تحفہ گولڑویہ مین اسی قسم کا الزام لگایا ہے (استغفر اللہ نعوذ باللہ) جسکا حاصل
یہ ہے کہ حُدیبیہ کی پیشگوئی وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی حالانکہ یہ محض افترا
ہے آپ نے حدیبیہ مین کوئی پیشگوئی ایسی نہین کی جسکا وقت اپنے اپنے انداز
سے معین کردیا ہو اور وہ پیشین گوئی اُسوقت پر پوری نہ ہوئی ہو یہ بالکل غلط ہے
مرزا صاحب اپنے اوپر سے الزام دفع نہین کر سکتے اسلیئے حضرت سرور انبیاء پر الزام
لگاکر عوام کا مونہہ بند کرنا چاہتے ہین

مگر ناظرین خوب یاد رکھین کہ حُدیبیہ کے پیشنگوئی مین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کوئی وقت اپنے انداز سے بیان نہین فرمایا ایسی نہین کی اسکی
تفصیل دوسری جگہ کیجائیگی

حکیم صاحب خدا کے لئے کچھ تو انصاف کیجئے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی کہ احمد بیگ
کی بڑی لڑکی میرے نکاح مین آئیگی کس زور شور سے کی ہے اور کتنی مدت
تک اسکا اعلان کرتے رہے ہین اور کس کسطرح سے اُنہون نے اسپر اپنا یقین
ظاہر کیا ہے یہانتک کہ اجلاس پر حاکم نے دریافت کیا کہ آپکو امید ہے کہ احمد بیگ
کی لڑکی آپکے نکاح مین آئیگی اُسکے جواب مین مرزا صاحب کہتے ہین امید کیسی
یقین ہے ۱۱ اور پھر چل دیئے اور اُسکی صورت دیکھنا ہی نصیب نہ ہوئی[1]
اسی طرح اُسکے میان کیلیئے پیشگوئی کی کہ ڈھائی برس کے اندر مرجائیگا جب وہ نہ
مرا تو کیسی کیسی بیہودہ اور غلط باتیں بنائی ہین کہ خدا کی پناہ اُسکے بعد اوسی کے لئے
دوسری پیشنگوئی کی گئی اور کہا گیا کہ اوسے مہلت دی گئی ہے مگر میرے
سامنے اسکا مرنا تقدیر مبرم ہے اگر وہ نہ مرے اور مین مرجاؤن تو مین جھوٹا ہون
(حاشیہ انجام اتہم صـ ۳۱)

مرزا صاحب کو مرے ہوئے کئی برس ہوگئے اور اوسکا خاوند اب تک زندہ ہے۔

[1] اسکا ذکر آیندہ آئیگا انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲

غرضکہ یہ دوسری پیشینگوئی بہی جہوٹی ہوئی پہر ایسی جہوٹی پیشینگوئیوں کے مقابلہ مین یا اونپر پردہ ڈالنے کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب پیش کرتے ہو اور پہر او رہمین دخل دیکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام لگاکر اپنی برات کرنا چاہتے ہین افسوس کیا یہی دیانت ہے مگر بحمد اللہ اوس خواب کی بہی سچائی ظاہر کردی گئی

دوسری بات حکیم صاحب کی یہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہین یَعِدُ ولا یوفی اور بعض یوعد ولا یوفی لکہتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا اور بعض مرتبہ پورا نہین کرتا ۱ا۔ حکیم صاحب آپکا علم کیا ہوگیا جو مضمون قرآن مجید کے صریح خلاف ہے جسکے ماننے سے خدائے قدوس پر الزام آتا ہے اوسے آپ مان رہے ہین قرآنمجید کی متعدد آیتین نقل کی گئی ہین جن سے قطعی طور سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور وعید مین خلاف نہین ہوسکتا اسکے خلاف سنت اللہ تمانا محض غلط اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہے پہر کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ نصوص قرآنیہ کے خلاف عقیدہ رکھکر اور خدائے قدوس پر الزام لگا کر حضرت محبوب سبحانی کی پناہ مین جائین اور اونکے کلام سے سند پیش کرین یہ خیال خام ہے نصوص قطعیہ کے خلاف ان بزرگان کے کلام ہرگز نہین ہوسکتے حضرت محبوب سبحانی نہایت بلند پایہ کے بزرگ ہین وہان سکر و شطحیات کا بہی پتہ نہین ہے آپ نہایت ہی شریعت کے متبع ہین آپ کبہی قرآن مجید کے خلاف نہین فرما سکتے آپکی شان اس سے نہایت اعلیٰ ہے البتہ یہ حضرات جہان مراتب ولایت اور عارفین کی حالت بیانکرتے ہین اُسے وہی سمجھ سکتے ہین جن پر کم وبیش وہ حالتین گذری ہین

جو اون حالتون سے محض ناآشنا ہین وہ اُنہین ہرگز نہین سمجھ سکتے اسی لئے اونکے کلام کو سند مین پیش کرنا کسیطرح جائز نہین ہے

اسکے بعد مین کہتا ہون کہ حضرت شیخ کا یہ جملہ اونکی کسی کتاب مین مین نے نہین دیکھا اور نقل کرنیوالے کسی کتاب کا حوالہ نہین دیتے اگر فتوح الغیب مین ہے تو بتائین کون مقالہ مین ہے البتہ اونکا یہ ارشاد ہے فَرُبَّمَا یَجُوْزُ اَنْ یَّعِدَهُ اللّٰهُ وَلَا یَظْهَرُ عَلَیْهِ وَفَاءً[۱] یعنی مقام فنا مین عارف کو اسقدر محویت اور از خود رفتگی ہوتی ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس سے وعدہ کرے اور اوسکے ایفاء کی اوسے خبر نہ ہو

شیخ اوسکے وقوع اور فعلیت کو ہرگز نہیں کہتے بلکہ عارف کی کمال محویت کے سمجھانے کیلئے امکانی صورت فرض کرکے مثال دیتے ہین عرفائے کاملین عاشقان خدا ہین اور چاشنی چشیدہ محبت اسکو سمجھ سکتے ہیں کہ عاشق اپنے محبوب کے مسرت بخش وعدے سے کس قدر محفوظ اور مسرور ہوا کرتا ہے اور پھر اوسکے پورا ہونیکے انتظار مین اوس کی عجب حالت رہتی ہے اور جب اسکا محبوب اوس وعدے کو پورا کرتا ہے تو خوشی کے مارے یہ پھولے نہین سماتا مگر یہ عرفا ایسے از خود رفتہ اور مدہوش ہو جاتے ہین کہ اوسکے وعدے اور ایفاء کی بھی اُنہین خبر نہین رہتی ۔ اسکی تفصیل دوسرے مقام پر کی جائے گی (انشاء اللہ تعالےٰ)

غرضکہ حضرت شیخ کے کلام سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت وعدہ خلافی کرتا ہے

---

۱ یہ قول فتوح الغیب کے مقالہ ۵۶ مین ہے اور اوسکی صحیح عبارت اسیطرح ہے جسطرح اسمیں لکھی گئی ہے یعنی یَظْهر باب فتح یفتح سے ہے باب افعال سے نہین ہے جیسا کہ حکیم صاحب سمجھتے ہین اور وفاء اوسکا فاعل ہے میرے پاس قلمی نسخہ نہایت صحیح اور معرب ہے اوسمین اسیطرح ہے دوسرا نسخہ مطبوعہ مصر ہے اوس مین بھی ایسا ہی ہے وہ اگرچہ معرب نہین ہے مگر وَفاء کے بعد الف اوسمیں نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ یظہر مجرد ہے اور وفاء اوسکا فاعل ہے ایک نسخہ مطبوعہ لاہور ہے اوسمیں بھی وفا کے بعد الف نہین ہے جس سے ظاہر ہے کہ وفاء یظہر کا فاعل ہے البتہ یظہر پر حرکات غلط دئے ہین ۱۲

تنبیہ:- حکیم صاحبکی شغف محبت ناجائزہ قابل ملاحظہ ہر کہ مرزا صاحب نے جو بڑے زور و شور سے یہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یعنی وعدہ کرتا ہی کہ احمد بیگ کی لڑکی تیرے نکاح مین آئیگی اور ایک ایسا عجوبہ لڑکا تجھے دیا جائیگا گویا اللہ تعالیٰ آسمان سے اُتر آیا یا مثلاً قادیان مین طاعون نہ آئے گا مگر ان وعدونکا ظہور نہ ہوا نہ وہ لڑکی نکاح مین آئی نہ اوس عجوبہ لڑکے کا ظہور ہوا نہ قادیان طاعون سی محفوظ رہا اب مرزا صاحب جہوٹے ہوئے جاتے ہین اس لئے حکیم صاحب اسکا جواب دینے مین مضطر ہوئے اور غلبہ محبت امر حق کو قبول کرنے نہیں دیتا بلکہ آمادہ کرتا ہے کہ جس طرح ہو مرزا صاحب کو اس الزام سے بچانا چاہیے اگرچہ خدا پر اور اوس کے رسول پر الزام آئے اسلئے پہلے جواب تو ایسا دیا کہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام آیا کہ فلان پیشنگوئی یا خواب آپ کا سچا نہین ہے اور دوسرے خواب ہیں خدا تعالےٰ پر الزام ہے کہ وہ قدوس ہوکر وعدہ خلافی کرتا ہے یعنی مرزا صاحب سے اوسنے وعدی کئے اور پورے نہ کئے اور دوسرے جواب مین ایک بڑے بزرگ کو سند میں پیش کرتے ہیں مگر ظاہر ہوگیا کہ اونکی غلط فہمی تہی مسلمانو مرزا صاحب کے اور اونکے خلیفہ کے یہ جوابات ہین اور یہ اونکے اقوال ہین اب تم ہی انصاف کرو کہ صدی کے مجدد اور وقت کے مسیح ایسے شخص ہو سکتے ہیں اللہ تعالےٰ چشم بصیرت عنایت کرے اور ایسے ناجائزہ محبت سے محفوظ رکھے آمین

واللہ الموفق والمعین والحمد للہ رب العالمین

مذہبی اطلاع

جماعت مرزائیہ احمدیہ کی تہذیب وشایستگی اور دروغ گوئی اور بدزبانی اور جہالت وغیرہ کیحالت اُن حضرات پرخوب روشن ہوئی ہوگی جنہون نے اونکے رسائل نصرت یزدانی اور برق آسمانی دیکھا ہوگا اور اہل حق نے معلوم کیا ہوگا کہ مرزا صاحب کی اتباع اور اونکی تعلیم کا یہ اثر ہے جو ان کے متبعین کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہی مجدد اور رسول کے صحابی اُنکے مدرسہ کے تعلیمیافتہ اونکے تابعی ایسے ہوتے ہین استغفر اللہ اب اہل حق اُن کتابون اور رسالونکو بھی ملاحظہ کرین جو اونکی اصلاح اور خیرخواہی کی غرض سے لکھے گئے ہین اور مرزا صاحب کیحالت کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دکھایا ہے

نمبر	نام کتاب	کیفیت
۱	فیصلہ آسمانی ہرسہ حصہ فی حصہ ۴ ر	یہ کتاب مرزا صاحبکی حالت کے بیان مین واقعی آسمانی فیصلہ ہے لائق دید ہی تین حصون مین ہے نہایت ہی قابل دید ہے
۲	شہادت آسمانی ۳ ر	سنہ ۱۳۱۲ھ مین چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع رمضان شریف مین ہوا تھا اوسے مرزا صاحب نے اپنی مہدی ہونیکا آسمانی نشان ٹھیرایا تھا اوسکا غلط ہونا پرزور تقریر سے ظاہر کیا ہے
۳	حقیقۃ المسیح ۳ ر	قابل دید رسالہ ہی اسکا مضمون نام سے ظاہر ہے
۴	معیار المسیح ۲ ر	آیات قرآنیہ سے مرزا صاحبکی حالت ظاہر کی ہے
۵	تنزیہہ ربانی ۲ ر	مدرسہ قادیان کے ایک مدرس نے فیصلہ کے بعض مضمونکا جو ابدیا تھا اوسکا نہایت شافی جواب ان دونون رسالون مین دیا ہے
۶	معیار صداقت ۱ ر	

؎۱ مرزا صاحبکی بدزبانیون اور دشنامون کی تعداد رسالہ موسوبہ چودہ صدی کی ڈکشنری سے ناظرین کو معلوم ہوگی جو عنقریب طبع ہوکر شائع کیجائیگی اسمین کئی سو گالیاں علمائے کرام کو مرزا صاحب نے دی ہین ۱۲

مطبوعہ روزبازار سٹیم پریس امرتسر

تنبیہہ قادیانی مرزا صاحبکے بڑی صحبت یافتہ ایڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سی کچھہ لکھا تھا اوسکا کافی جواب ہے قیمت ۱/ مسیح کاذب اسمین وو درجن جھوٹی پیشینگوئیان مرزا صاحبکی لکھکر اونکی حالت دکھائی ہی قیمت ۳/ تائید ربانی بر ہزیمت قادیانی نصرت یزدانی کا جواب ہے تذکرہ حضرت یونس علیہ السلام حضرت یونس ع کا سچا واقعہ ذکر کرکے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے شہاب ثاقب المعروف بہ صواعق الٰہیۃ لائق دید رسالہ برق آسمانی کا دندان شکن جواب ہے زیر طبع ہی حق طلب کی فریاد اسمین ماسٹر عبد المجید بی اے مرزائی کا دوسرا خط ہی اوسپر تقریظ اور مختصر نوٹ ہین قابل دید ہے قیمت ۱/ حق نما جسمین نہایت شائستگی اور خوبی سے جماعت احمدیہ کو ہدایت کیگئی ہے اور جلسہ اسلامیہ لاہور کی روئداد سے پختہ وعدہ کے باوجود مرزا صاحب کا مناظرہ سے فرار دکھایا ہے دعوی نبوت مرزا اسمین ونہی کے اقوال ہی اونکا دعوی نبوت مستقلہ اور افضل الانبیا ہونیکا دعوی دکھایا ہے قیمت ۳/ عبرت خیز زیر طبع اسمین مرزا صاحب کے اس قول کو باطل کیا ہے کہ مفتری علی اللہ دنیا مین فلاح اور خوشحالی نہین پاتے اور نہایت محققانہ طور سے دکھایا ہے کہ اللہ پر افترا کرنیوالے مدتون تک نہایت فراخ حالی اور فلاح مین رہی اور بعض انبیائے کرام آفات و مصائب مین مبتلا رہی اور بعض شہید کرڈالے گئے قابل دید ہے انوار ایمانی مولف القائے ربانی بھاگلپوری کی غلطیان اور فریب کاریان اسمین دکھائی گئین ہین کہ بھاگلپوری صاحب نے مسلمانونکو مرزائی دام مین پھنسانے کیلئے کیسے کیسے فریب سے کام لیا ہے قیمت ۲/ النجم الثاقب اسمین مرزا صاحب کے مختلف الہامات اور پیشگوئیونکا کاذب ہونا ثابت کیا گیا ہے جو اپنی مسیحیت و مہدویت کے تائید مین پرزور دعوون سے پیش کرتے رہے ہین تنبیہہ قادیانی ۱/ مرزا صاحب کے بڑے صحبت یافتہ ایڈیٹر اخبار بدر نے بے تہذیبی سے کچھہ لکھا تھا اوسکا جواب دیا گیا ہے محکمات ربانی اسمین بھی مولف القائے ربانی کے ایک خاص عزیز نے مولف کے فریب اور اونکے مرشد کی غلطیان دکھالی ہین یہ بھی عنقریب شائع ہوگا

قدیم مسیحی کی رد کی رسائل و بعض مفید کتابین

صف ۳۲۴

پیغام محمدی قیمت عصہ اسمین عیسائیون کے عقائد کو غلط ثابت کرکے تعلیم اسلام کی خوبیون کو دکھایا ہی دفع التلبیسات اسمین جناب رسول اللہ صلعم کے حالات ہی آپکی نبوت کو ثابت کیا ہے اور محققین علمائے مسیحیہ کے اقوال آپکی مدح مین نقل کئی ہین آخر مین انجیل مروجہ کی سند پر محققانہ گفتگو کیگئی ہی تذکرۂ اعظم قیمت عصہ اسمین امام اعظم رح کا محدث ہونا آپکے روایت کردہ حدیثون کا تمام صحاح کی حدیثون سے زیادہ ہونا دکھایا گیا ہے کہ فقہ حنفی در حقیقت عمر فاروق و ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی فقہ ہی رحمۃ للعالمین ۴/ مہر نبوت ۳/ یہ دونون رسالے سیرت نبویہ مین

ملنے کا پتہ - محمد اسحق و محمد عبد العزیز خانقاہ رحمانیہ مونگیر

نقش بٹھانے کے لئے نہایت موثر آلہ ہے